جناب الحاج ابراہیم یوسف باوا رنگونی
مدیر ماہنامہ "الاسلام" برطانیہ

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

گذشتہ کل ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء کے دن برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر جان میجر نے اعلان کیا کہ "آج کی رات کے بارہ بجے کے بعد سے امریکی اور جاپانی کتے جو خطرناک اور لڑنے والے کتے (FIGHTING DOGS) ہوتے ہیں اُن کی اس ملک میں درآمد پر مکمل پابندی لگائی جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ملک بھر میں تقریباً دس ہزار ایسے کتے جو موجود ہیں وہ بھی موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے"___ واضح رہے کہ ملک بھر میں جو لوگ کتے پالتے ہیں اُن کی تعداد ۸۰ لاکھ کے قریب ہے۔ اس بارے میں چند باتوں کی طرف روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ہمیں عبرت حاصل ہو۔

(۱) یہاں نصرانی اولاد ۱۶ سال کی عمر میں جب سکول سے فارغ ہوتی ہے تو نہ ماں کی ہوتی ہے نہ باپ کی، بلکہ ۱۶ سال تک پہنچنے سے پہلے ہی فرار ہو جاتی ہے۔ اُن کے حالات کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہاں کسی انسان کی عزت محفوظ نہیں، ہر طرح کے جرائم یہاں ہوتے ہیں، عورتوں کا حال جانوروں سے بدتر ہے، شاید ہی کوئی عورت ایسی ہوگی جو شادی سے پہلے پاکدامن ہو۔ وہ قوم جو اپنے آپ کو مہذب قوم (CIVILISED PEOPLE) کہلاتی ہے ہر وہ کام کرتی ہے جو زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔ میں کہا کرتا ہوں کہ اگر کتے اور خنزیر جیسے ناپاک جانور کو بھی تھوڑا بہت شعور ہوتا تو وہ بھی ان کی زندگی سے نفرت کرتا اور کوسوں دور بھاگتا___ زنا برضاء تو عام ہو چکا ہے اس کا کیا ذکر کیا جائے؟ بیشمار ایسی عورتیں ہیں جو بے بیاہی ماں بن چکی ہیں۔ آج کی خبر کے مطابق ایک بارہ سالہ لڑکی باحمل ہو چکی ہے اور عدالت نے والدہ کی مرضی کے خلاف حمل ساقط کر دینے کا حکم جاری کر دیا ہے___ اب جبکہ اولاد فرار ہو جاتی ہے، گھر پر کوئی رہتا نہیں، گھر میں میاں بیوی میں دن رات جھگڑے ہوتے ہیں، تقریباً ۷۰ فیصد طلاقیں واقع ہوتی ہیں، اس لیے یہاں کی قوم گھروں میں کتے پالتی ہے اور ان سے دل بہلاتی ہے۔ بعض تو کتوں سے اس قدر پیار کرتے ہیں کہ مرنے سے پہلے وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کی دولت کا اکثر حصہ کتے کو پالنے اور راحت پہنچانے پر صرف کیا جائے۔

(۲) اس پابندی پر زور شور سے بحثیں ہو رہی ہیں خصوصاً دس ہزار خطرناک کتوں کو پالنے والوں پر یہ قانون

بہت ہی شاق گذرا اور وہ فیصلہ کر رہے ہیں کہ جلوس نکالا جائے تاکہ یہ پابندی اٹھالی جائے۔ بحث کرنے والوں میں سے ایک شخص کے پاس اس قسم کا ایک خطرناک کتا ہے، جب اُس سے پوچھا گیا کہ "اس قانون کے نافذ ہو جانے کے بعد آیا تم اپنے کتے کو سرکار کے حوالے کر دو گے تاکہ اسے ضائع کر دیا جائے یا یہ کہ تم اسے ملک سے باہر لے جاؤ گے یا بھیج دو گے"؟ اُس شخص نے جو جواب دیا وہ قابلِ عبرت ہے، اُس نے کہا:

"نہ میں اپنے پیارے کتے کو سرکار کے حوالے کروں گا تاکہ وہ ضائع کر دیا جائے اور نہ میں اسے ملک سے باہر بھیجوں گا بلکہ میں اس کتے سمیت ملک چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔"

مجھے اس شخص کے جواب سے نہایت عبرت حاصل ہوئی۔ اس شخص کو اپنا کتا اتنا پیارا ہے کہ وہ اُس کی خاطر اس ملک کی تمام تر راحت و آرام اور عیش و عشرت کو قربان کرنے کے لیے تیار اور راضی ہے، حالانکہ اگر وہ چاہے تو غیر خطرناک کتا بھی رکھ اور پال سکتا ہے جس پر کوئی پابندی عائد نہیں۔

حال ہی میں اخبارات میں یہ خبر شہ سُرخی کے ساتھ چھپی ہے کہ "میکسیکو میں غربت و استحصال زدہ اور بھوک کی ستائی ہوئی اور بیمار لاکھوں عورتیں آج بھی قرونِ وسطیٰ کے غلاموں جیسی کربناک زندگی گذار رہی ہیں، صبح سویرے جب سورج کی نرم سنہری کرنیں پھولوں سے ہم آغوش ہوتی ہیں، پھٹے ہوئے غلیظ بستروں سے اُٹھ کر ٹوٹتے ہوئے جسموں اور نیند سے بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ یہ بدنصیب عورتیں اُمراء کے گھروں میں صفائی، خدمت اور برتن مانجھنے کے لیے روانہ ہوتی ہیں، ان کے کام کا دورانیہ روزانہ ۱۲ تا ۱۶ گھنٹے ہوتا ہے۔" ان میں سے ایک لڑکی نے بتایا کہ "یہاں امراء کے گھر کے کتے ان سے اچھا کھانا کھاتے ہیں، کتا جب بیمار پڑ جائے تو اس کی زیادہ شفقت سے تیمارداری کی جاتی ہے اور اسے فوراً طبی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں انسانی اقدار اور حوا کی بیٹیوں کو بھوکوں مارا جا رہا ہے۔"

یہ ہے تہذیبِ مغرب کا طرۂ امتیاز ؎

دیکھتے ہیں کہ رہا ہے کس کی جھولی میں فرنگ خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح

بقیہ ص۵ سے: مسئلہ اہلِ بیت

"خبردار، میرے صحابہ کو کبھی بھی بُرا مت کہنا" (بخاری و مسلم)

رسولِ اکرمؐ کی اس کھلی تنبیہ کے باوجود قرآن و سنّت کے حامل (اہلِ سنت) کے کچھ حضرات آلِ یہودیت کی پیداوار یعنی سبائیت، ناصبیت اور رفاضیت کی تبرّا بازیوں کو آجکل سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ اور غیر شعوری طور پر ان میں سے کسی نہ کسی میں ملوّث ہو جاتے ہیں۔ یہ صورتِ حال بڑی خطرناک ہے۔ اور تمام اہلسنت کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کاش! کہ تمام اہلِ سنت یک جان ہو کر آلِ یہود کی سازشوں کا پردہ چاک کر دیں۔